بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

ان الفضل بید اللہ یؤتیہ من یشاء ۔ عسیٰ ان یبعثک ربک مقاماً محموداً

روزنامہ الفضل لاہور

شرح چندہ
سالانہ ۲۰ روپے
ششماہی ۱۱ ”
سہ ماہی ۶ ”
ماہوار ۲ ”
فی پرچہ ۱

یوم جمعہ

۲۳ ربیع الاول ۱۳۶۹ھ

جلد ۳۸/۳	۱۳ صلح ۱۳۲۹ہش	۱۳ جنوری ۱۹۵۰ء	نمبر ۹

نواب محمد عبد اللہ خاں صاحب کی صحت کے متعلق اطلاع

لاہور ۱۲ جنوری۔ محترم نواب محمد عبد اللہ خاں صاحب کے متعلق اطلاع مظہر ہے کہ خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے طبیعت آج اچھی ہے الحمد للہ۔

ہندو مہاسبھا کے پراپیگنڈے کے خلاف حکومت پاکستان کا شدید احتجاج

بین المملکتی معاہدے کے ماتحت ضروری کارروائی عمل میں لانے کا مطالبہ

کراچی ۱۲ جنوری ہندو مہاسبھا نے اپنے سالانہ اجلاس منعقدہ کلکتہ میں جو خلاف پاکستان قرار دادیں منظور کی ہیں پاکستان کی حکومت نے ہندوستان سے ان کے خلاف سخت احتجاج کیا ہے۔ آج پاکستان پارلیمنٹ میں سوالوں کے وقفہ کے وقت نائب وزیر خارجہ مسٹر محمود حسین نے ایک سوال [illegible] دیتے ہوئے کہا کہ حکومت پاکستان نے ان دھمکیوں کو سخت قابل اعتراض قرار دیا ہے جن [illegible] مشرقی بنگال کے کچھ حصے ہندوستان کو نہ دیئے گئے تو ان پر بزور قبضہ کر لیا جائے گا۔ ان دھمکیوں کی مذمت میں بعض ہندوستانی لیڈروں نے جو بیانات دیئے ہیں حکومت پاکستان ان کا خیر مقدم کرتی ہے لیکن یہ کہے بغیر نہیں رہ سکتی کہ وہ اس قسم کے پراپیگنڈے کو سخت قابل اعتراض سمجھتی ہے اور امید رکھتی ہے کہ ہندوستان کی حکومت بین المملکتی معاہدے کی دفعہ ۳ کے ماتحت اس بارے میں [illegible] کارروائی عمل میں لائے گی۔ اس دفعہ میں اس بات کو تسلیم کیا گیا ہے کہ دونوں حکومتیں ہندوستان و پاکستان کے الحاق کے متعلق ہر قسم کے پراپیگنڈے کو سختی سے روکیں گی۔

قادیان مشرقی پنجاب کے غیر اسلامی ماحول میں ”جزیرۂ اسلام“ کی حیثیت رکھتا ہے

باخدا درویشوں کی یہ مقدس بستی صداقتِ اسلام کی ایک روشن دلیل ہے

سفر قادیان کے روح پرور حالات پر شیخ بشیر احمد صاحب کا پرسوز لیکچر

لاہور ۱۲ جنوری۔ مکرم شیخ بشیر احمد صاحب امیر جماعت احمدیہ لاہور نے آج تعلیم الاسلام کالج یونین کے زیر اہتمام سفر قادیان کے روح پرور حالات بیان کرتے ہوئے فرمایا قادیان کے درویشوں کی مقدس بستی اسلام کی حقانیت اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کی ایک زندہ دلیل ہے۔ وہ خدا تعالیٰ کے فضل کے ماتحت مشرقی پنجاب کے غیر اسلامی ماحول میں ”جزیرۂ اسلام“ کے طور پر چٹان کی طرح اپنی جگہ قائم ہے اور آج بھی مشرقی پنجاب کی فضاؤں کو خدا تعالیٰ اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے ذکر سے معمور کر رہی ہے۔ درویشانِ باصفا کا ذکر کرتے ہوئے آپ نے فرمایا شب و روز کی عبادتوں اور ذکر الٰہی میں انہماک کے باعث ان کے چہروں سے صبر و استغناء اور بشاشتِ ایمانی کے سوتے پھوٹ رہے ہیں ان کے دل خدائی وعدوں پر غیر متزلزل ایمان سے لبریز ہیں۔ اگر اس جنون و وارفتگی اور انقطاع الی اللہ کا دسواں حصہ بھی ہمیں میسر آجائے جو ان کا طرۂ امتیاز ہے تو یقیناً ہم ایک نئے انسان بن جائیں اور اس مادی دنیا کی از خود کایا پلٹ جائے۔

انسانی تدبیر سے بالا

مکرم شیخ بشیر احمد صاحب پاکستانی زائرین کے اس قافلے کے رہبر تھے جو دسمبر کے آخری ہفتے میں قادیان گیا تھا۔ آپ نے نہایت اثر انگیز پیرایہ میں سفر قادیان کے متعلق اپنے تاثرات بیان کرتے ہوئے فرمایا جب مشرقی پنجاب میں ہمارا قافلہ داخل ہوا۔ تو وہاں کے ماحول کا جائزہ لینے سے دل پر جو پہلا اثر پڑا وہ یہ تھا کہ یہ سرزمین آج محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے روحانی ورثہ سے بالکل خالی ہے نہ یہاں کوئی خدا اور اس کے رسول کا نام لیوا ہے اور نہ مسجدوں کو آباد کرنے والا۔ لیکن قادیان کی مقدس سرزمین میں داخل ہو کر دل کو یہ احساس ہوا کہ اس غیر اسلامی ماحول میں ایک جگہ ایسی بھی ہے جو ”جزیرۂ اسلام“ کے طور پر یہاں اب بھی قائم ہے جس کے ذریعہ یہاں کی فضائیں اب بھی خدا اور اس کے رسول کے نام سے معمور ہو رہی ہیں۔ ایسے غیر اسلامی ماحول میں ایک ایسی

(باقی صفحہ ۸ پر)

امریکی سفارتخانہ میں مسٹر امجد علی کا تقرر

کراچی ۱۲ جنوری۔ حکومت پاکستان نے واشنگٹن کے امریکی سفارتخانے میں [illegible] ایک علیحدہ وزیر مختار [illegible] چنانچہ اس عہدے پر پنجاب کے مشہور کارخانہ دار مسٹر امجد علی کا تقرر عمل میں لایا گیا ہے۔ وہ عنقریب اپنے نئے عہدے کا چارج سنبھالنے کیلئے امریکہ روانہ ہو جائیں گے۔ مسٹر امجد علی تقسیم سے قبل مجلس قانون ساز کے رکن تھے۔

سوتی کپڑے کا سب سے بڑا کارخانہ

بغداد الجدید ۱۲ جنوری۔ اس مہینے کی ۱۹ تاریخ کو نواب بہاولپور یہاں ایک سوتی کپڑے کے مل کا افتتاح کر رہے ہیں۔ یہ مل پاکستان میں سوتی کپڑے کا سب سے بڑا کارخانہ ہوگا۔ فی الحال اس میں تیرہ ہزار تکلے کام کریں گے۔ لیکن چھ ماہ کے اندر اندر بارہ ہزار تکلوں کا اور اضافہ ہو جائیگا۔

بین الاقوامی اسلامی کانفرنس کی فلم

لنڈن ۱۲ جنوری۔ کراچی کی حالیہ بین الاقوامی اسلامی اقتصادی کانفرنس کی پاکستان میں بنائی ہوئی فلم کا لنڈن میں تین زبانوں میں خاص ایڈیشن تیار کیا جا رہا ہے تا کہ مختلف ممالک میں اس کی نمائش ہو سکے۔ فلم تیار کرنے والی ایک مشہور کمپنی پاکستان ڈاکومنٹری فلمز کی تیار کردہ فلم کو ترتیب دے رہی ہے اور تینوں زبانوں میں مکمل کرنے کے بعد تقسیم کیلئے اسے کراچی واپس بھیجا جائیگا۔ (داستان)

برطانوی پارلیمنٹ کے انتخابات کیلئے سترہ سو امیدوار ہیں

ایک ہندوستانی امیدوار مسٹر بیون کے مقابل پر کھڑا ہو گا

۱۲ جنوری۔ پارلیمنٹ کا جو انتخاب ۲۳ فروری کو ہونے والا ہے اس کے سترہ سو امیدواروں میں دو ہندوستانی بھی شامل ہیں۔ اس کی تیاریاں جس زور و شور سے شروع ہوئی ہیں ان سے پتہ چلتا ہے کہ گذشتہ نصف صدی کی سیاسی زور آزمائی میں اس کی نمایاں حیثیت ہوگی۔ لیبر پارٹی نے جن چار سو امیدواروں کو نامزد کیا ہے ان میں صنعت ساز سردار کے۔ ایس۔ اہلووالیا بھی ہیں۔ وہ لیبر پارٹی کے حلقۂ انتخاب ویسٹ ولٹن ڈلسکس میں قدامت پسند۔ لبرل اور اشتراکی امیدواروں کا مقابلہ کریں گے۔ اشتراکی جماعت نے مسٹر رجنی پام دت کو ایسٹ وڈ لوچ لنڈن کیلئے منتخب کیا ہے۔ جہاں سے لیبر پارٹی وزیر خارجہ مسٹر ارنسٹ بیون کو کھڑا کر رہی ہے۔ توقع ہے کہ لیبر پارٹی نئی پارلیمنٹ کی ساری ۶۳۵ نشستوں پر مقابلہ کرے گی جس کا رسمی افتتاح ۱۶ مارچ کو ہونے والا ہے۔ قدامت پسندوں کے کم از کم ۶۰۰ امیدوار ہوں گے۔ لبرل پارٹی کو ۴۰۰ سے زیادہ امیدواروں کی توقع ہے اور اشتراکیوں کے نناوے امیدوار ہیں۔ ۳ فروری کو پارلیمنٹ کو برطانوی تیسری لیبر حکومت کو ختم کر دیگی جو ۱۹۴۵ء کی ہنگامہ خیزی میں منتخب ہوئی تھی۔ (داستان)

لاس بیلا کی ریاست میں معدنی ذخائر

کراچی ۱۲ جنوری معلوم ہوا ہے کہ محکمہ طبقات الارض کی طرف سے لاس بیلہ کی ریاست میں معدنی وسائل کا جائزہ لینے کے لئے عنقریب ماہرین کا ایک وفد بھیجا جائیگا۔ ماہرین کا خیال ہے کہ اس ریاست میں بعض قیمتی معدنیات کے ذخیرے موجود ہیں۔

(ایڈیٹر: روشن دین تنویر بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی)

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ویسٹ پنجاب پرنٹنگ پریس موہن لال روڈ لاہور میں چھپوا کر ۱۳۲ [illegible] سے شائع کیا

چندہ امداد درویشان کی تازہ فہرست

چندہ حفاظت مرکز اور چندہ امداد درویشان کا فرق ملحوظ رکھا جائے

(از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم اے)

گذشتہ ایام کی غیر معمولی مصروفیت کی وجہ سے چندہ امداد درویشان کی تازہ فہرست کچھ عرصہ سے شائع نہیں کی جا سکی۔ سو اب ذیل میں ان اصحاب کی فہرست درج کی جاتی ہے۔ جنہوں نے گذشتہ اعلان کے بعد چندہ امداد درویشان کی مد میں رقوم ارسال کی ہیں۔ اللہ تعالےٰ ان سب بہنوں اور بھائیوں کو جزائے خیر دے۔ اور دین و دنیا میں حافظ و ناصر ہو۔ ذیل کی فہرست صرف جلسہ سالانہ تک وصول شدہ رقوم سے تعلق رکھتی ہے۔ باقی ماندہ فہرست انشاء اللہ بعد میں شائع کی جائیگی فہرست درج کرنے سے پہلے یہ صراحت کر دینی بھی ضروری ہے کہ جیسا کہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے جلسہ سالانہ ربوہ کی تقریر میں فرمایا تھا۔ چندہ امداد درویشاں چندہ حفاظت مرکز سے بالکل مختلف چیز ہے اور دوستوں کو چاہیئے کہ ان ہر دو چندوں کے فرق کو ملحوظ رکھیں چندہ حفاظت مرکز تو وہ مرکزی چندہ ہے جو حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی تحریک کے ماتحت مرکز سلسلہ کی حفاظت اور قیام کے لئے جاری شدہ ہے اور اس کی ابتدائی تحریک قادیان میں ہی ہو گئی تھی۔ اس کے مقابل پر چندہ امداد درویشان وہ چندہ ہے جو ہجرت کے بعد حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی منظوری سے قادیان کے درویشوں اور ان کے پاکستانی رشتہ داروں کی وقتی اور عارضی امداد کے لئے جاری کیا گیا ہے۔ چندہ حفاظت مرکز محاسب صاحب صدر انجمن احمدیہ ربوہ (متصل چنیوٹ) کے نام جانا چاہیئے اور چندہ امداد درویشان میرے دفتر رتن باغ لاہور میں آنا چاہیئے اور میرا طریق یہ ہے کہ میں انفرادی رسیدوں کی بجائے چندہ امداد درویشاں کے متعلق الفضل کے ذریعہ یکجائی اعلان کرا دیا کرتا ہوں۔ بہرحال چندہ امداد درویشان کی تازہ فہرست درج ذیل کی جاتی ہے۔

(۱) اہلیہ صاحبہ مولوی عطا محمدؐ صاحب کارکن دفتر بہشتی مقبرہ ربوہ ۔۔۔ ۲/-/-

(۲) عبدالرحمن صاحب نان ڈوگر ڈاکخانہ مانگا ضلع لاہور ۔۔۔ ۲۰/-/-

(۳) حسین بی بی صاحبہ لوہاری گیٹ چوک متی لاہور بذریعہ محمد حسین صاحب ۔۔۔ ۲/-/-

(۴) اہلیہ صاحبہ میر ظفر اللہ صاحب شیخ پور ضلع گجرات ۔۔۔ ۱۰/-/-

(۵) ملک شیر بہادر خانصاحب امیر جماعت احمدیہ خوشاب ۔۔۔ ۱۰/-/-

(۶) مسماۃ آپا دفاتن بنگالن حال لاہور ۔۔۔ ۵/-/-

(۷) اہلیہ منشی عبدالمالک صاحب مرحوم آف قادیان حال لاہور ۔۔۔ ۵/-/-

(۸) ہمشیرہ سید ولی اللہ صاحب مبلغ افریقہ ۔۔۔ ۶/-/-

(۹) آمنہ بیگم صاحبہ مرحومہ زوجہ قاضی حبیب اللہ صاحب لاہور کی طرف سے ان کے ایک عزیز کی طرف سے ایک مکمل کپڑا ۔۔۔۔۔۔

(۱۰) بیگم کیپٹن فتح محمد صاحب چوہدری راولپنڈی ۔۔۔ ۱۰/-/-

(۱۱) بیگم محمد دلاور خان صاحب چار باغ۔ کینال۔ بنگلہ ضلع ملتان ۔۔۔ ۲۰/-/-

(۱۲) جمعدار مولوی عبدالصمد صاحب کالا گوجراں جہلم ۔۔۔ ۵/-/-

(۱۳) عبدالقیوم صاحب کالا گوجراں جہلم ۔۔۔ ۵/-/-

(۱۴) کرامت اللہ صاحب انبالوی حال سلانوالی ضلع سرگودھا ۔۔۔ ۵/-/-

(۱۵) عبداللہ خان صاحب آف کپور تھلہ حال خانپور ۔۔۔ ۵/-/-

(۱۶) والدہ محمد یامین صاحب سیمنٹ بلڈنگ لاہور ۔۔۔ ۵/-/-

(۱۷) فلائٹ لفٹننٹ ملک بشیر احمدؐ صاحب لاہور برائے صدقہ بکرا قادیان ۔۔۔ ۳۰/-/-

(۱۸) ملک غلام نبی صاحب معرفت حکیم سردار محمدؐ صاحب ڈگری سندھ ۔۔۔ ۵/-/-

(۱۹) فضل کریم صاحب پلیڈر پتوکھالی ضلع باکر گنج ۔۔۔ ۱۰/-/-

(۲۰) سید مسعود شاہ صاحب اسسٹنٹ سب انسپکٹر پولیس نوال کوٹ ۔۔۔ ۵/-/-

(۲۱) مولوی ارجمند خان صاحب تعلیم الاسلام کالج لاہور ۔۔۔ ۵/-/-

(۲۲) امۃ الحی صاحبہ بنت مولوی محمد اعظم صاحب فیروز پوری حال لاہور ۔۔۔ ۲/-/-

(۲۳) نصیر احمد صاحب بھٹی رتلا روڈ راولپنڈی ۔۔۔ ۱۰/-/-

(۲۴) شیخ محمد اکرم صاحب ٹوبہ ٹیک سنگھ لائل پور ۔۔۔ ۵/-/-

(۲۵) شیخ قدرت اللہ صاحب ٹوبہ ٹیک سنگھ ۔۔۔ ۵/-/-

(۲۶) شیخ عظمت اللہ صاحب ٹوبہ ٹیک سنگھ ۔۔۔ ۵/-/-

(۲۷) مسماۃ اللہ رکھی بیوہ زوجہ فضل الرحمن صاحب درویش ۔۔۔ ۲/-/-

(۲۸) اہلیہ صاحبہ چوہدری بشیر احمد صاحب بشیر آباد اسٹیٹ سندھ ۔۔۔ ۵/-/-

(۲۹) چوہدری محمد حسین صاحب ایس ڈی او جمیبر ضلع حیدرآباد سندھ ۔۔۔ ۱۰/-/-

(۳۰) خانصاحب دانشمند خان صاحب سکنہ محب بانڈہ معرفت مرزا اللہ دتا صاحب نوشہرہ چھاؤنی ۔۔۔ ۵/-/-

(۳۱) اہلیہ صاحبہ ڈاکٹر عبدالرحمن صاحب دانجھا کراچی ۔۔۔ ۱۰/-/-

(۳۲) صوبیدار میجر عبدالرحمن صاحب آف جہلم حال اٹک ۔۔۔ ۲/-/-

(۳۳) چوہدری محمد شریف صاحب آف قادیان حال لائلپور ۔۔۔ ۱۵/-/-

(۳۴) شیخ محمد اکرم صاحب آف قادیان حال ٹوبہ ٹیک سنگھ برائے چندہ جلسہ سالانہ قادیان ۔۔۔ ۵/-/-

(۳۵) شیخ محمد بشیر صاحب آزاد انبالوی حال مریدکے ۔۔۔ ۵/-/-

(۳۶) محمد سعید صاحب ہیرآباد حیدرآباد سندھ ۔۔۔ ۲۵/-/-

(۳۷) اہلیہ صاحبہ محمد یحییٰ خانصاحب مرحوم آف قادیان حال لاہور ۔۔۔ ۵/-/-

(۳۸) امۃ المجید صاحبہ بیگم نیئے بیت ال زبیر محمد صاحب حال لاہور ۔۔۔ ۱۰/-/-

(۳۹) ایچ ایم مرغوب اللہ صاحب دواخانہ جلیل قلعہ شیخوپورہ ۔۔۔ ۱۰/-/-

(۴۰) شیخ رحمت اللہ و محمد عبداللہ صاحبان لنڈا بازار لاہور ۷ عدد گرم کوٹ برائے امداد درویشاں ۔۔۔۔۔

(۴۱) اخوند فیاض احمد صاحب تعلیم الاسلام کالج لاہور ۔۔۔ ۱/-/-

میزان رقوم:۔ ۳۰۷/-/-

اللہ تعالےٰ ان سب بھائیوں اور بہنوں کو جزائے خیر دے۔ اور دین و دنیا کی نعمتوں سے نوازے۔ آمین

فقط خاکسار مرزا بشیر احمدؐ رتن باغ لاہور ۱۰/۱/۵۰

حکومت پاکستان کی خدمت میں اہم گذارش

"روزنامہ زمیندار ۵؍ جنوری کے صفحہ ۳ پر کسی ڈاکٹر کا ایک مضمون "مرزائیوں کو جداگانہ اقلیت قرار دیا جائے" اور "حکومت پاکستان کی خدمت میں اہم گذارش" کے دہرے عنوان کے زیر شائع ہوا ہے۔ اس کے آغاز میں مضمون نگار تحریر فرماتے ہیں:۔

"زمیندار مورخہ ۱۰؍ دسمبر کے مقالہ افتتاحیہ سے اندازہ ہو سکتا ہے کہ امت مرزائیہ کے متوسلین نے کس طرح پاکستان کو نقصان پہنچایا اور محض قادیان کو کھلا شہر قرار دلانے کے لئے آنریبل وزیر خارجہ چوہدری ظفر اللہ خان نے مرزائیوں کو علیحدہ اقلیت قرار دے کر گورداسپور کے انڈین یونین میں شمولیت کے کس طرح سامان فراہم کئے۔ یہ واقعہ ان لوگوں کی آنکھیں کھولنے کے لئے کافی ہے وغیرہ وغیرہ"

ہم بادب حکومت پاکستان کی خدمت میں یہ اہم گذارش کرتے ہیں کہ کیا یہ بات حکومت کی آنکھیں کھولنے کے لئے کافی نہیں ہے؟ کیا وجہ ہے کہ اسکے ایک معتمد رکن پر اتنا سنگین الزام لگایا جا رہا ہے اور وہ ہے کہ ٹس سے مس نہیں کرتی۔

سوال یہ ہے کہ اگر یہ الزام صحیح ہے۔ تو کیا وہ پبلک کے سامنے مجرم نہیں؟ کہ اس نے ایسے مجرم کو چھپا رکھا ہے۔ بلکہ وزارت خارجہ کا قلمدان اس کے سپرد کر رکھا ہے۔ حکومت کیوں اس پر مقدمہ نہیں بناتی؟ اور مجرم کو کیوں کیفر کردار تک نہیں پہنچاتی؟ اور اگر یہ الزام جھوٹا ہے تو وہ کیوں اس کی تردید نہیں کرتی؟ اور اپنے ایک معتمد رکن پر جھوٹا الزام لگانے والوں کی کیوں باز پرس نہیں کرتی۔ کیا ایسے رویہ سے کسی حکومت کا وقار قائم رہ سکتا ہے؟ یہ الزام نہ صرف احراریوں کے اخبار آزاد بلکہ زمیندار لاہور، ہفت روزہ الاعتصام گوجرانوالہ اور بعض دیگر اخبارات میں بار بار دہرایا جا رہا ہے اور ملک کے طول و عرض میں تقریروں کے ذریعہ پھیلایا جا رہا ہے۔ کیا حکومت اس سے واقف ہے؟"

در نجف کا تبصرہ مذہبی اور دینی اختلافات کا اور درست۔ وہ مجادلات علمیہ سے طے ہو سکتا ہے اور ایک حد تک روشن خیال طبقہ کے نزدیک احقاق حق و ابطال باطل کی منازل تیزی سے طے ہوئی ہیں۔ لیکن کسی گروہ کے خلاف کذب و افتراء سے محاذ قائم کرنا کسی صداقت کی دلیل نہیں خصوصاً اس انقلابی دور میں بے حقیقت امور کی اشاعت جس کا اثر بین الاقوامی معاملات پر پڑے مستحسن فعل نہیں کہلا سکتا۔

ہم مذکورہ بالا مطالبہ کی پُرزور تائید کرتے ہیں کہ حکومت پاکستان کو اس اہم الزام کی طرف فوراً توجہ دینی چاہیئے کیونکہ یہ وسوسہ دن بدن عوام الناس کے ذہن نشین ہوتا جا رہا ہے اور نہ صرف چند محولہ جرائد میں اس کا تذکرہ کیا گیا ہے۔ بلکہ اہم ترین کانفرنسوں اور عظیم الشان پبلک جلسوں میں اس کی وضاحت علانیہ کی جاتی ہے اگر یہ الزام "غلط الزام اور افتراء و تہمت" کی حیثیت رکھتا ہے تو ہم ایسا کرنے والوں کو کبھی بھی انصاف و معقولیت کی فہرست میں شمار نہیں کر سکتے۔

حکومت پاکستان کو بجائے اسکے کہ تمام دنیا کی زبان و قلم کو قلم کرے۔ سرچشمہ کی ٹوہ لگا کر ہی اسے بند کر دینا چاہیئے۔ ورنہ عامۃ الناس حکومت کی خاموشی کو "صحت الزام" سمجھنے میں حق بجانب ہونگے

(در نجف ۸؍ جنوری ۱۹۵۰ء)

روزنامہ ـــــ الفضل ـــــ لاہور

مورخہ ۱۳ ار جنوری ۵۰ء

وفادار اور غدّاری

ہم نے الفضل کی کسی قریب کی گذشتہ اشاعت میں اس پیغام کے متعلق جو شیخ بشیر احمد صاحب امیر قافلہ قادیان کے ذریعہ حضرت امیر المومنین امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے جلسہ قادیان پر قادیان کے ہندوستانیوں کے نام ارسال کیا تھا۔ پیغام کی اجیت ایڈیشن کے الفاظ کے مطابق ہی تشریح کر دی تھی۔ اور جماعت احمدیہ کے مسلک پر کافی روشنی ڈالی تھی۔ ہم نے صاف صاف بتایا تھا کہ جماعت احمدیہ کا مسلک یہ ہے۔ کہ جس قانوناً قائم شدہ حکومت کے زیر سایہ احمدی آباد ہوں۔ اس کے وفادار ہوتے ہیں۔ اس لئے جو احمدی ہندوستان پاکستان۔ برما۔ چین۔ شام۔ مصر۔ ٹرکی۔ انگلستان جرمنی۔ فرانس۔ امریکہ۔ یا کسی ملک میں بھی رہتے ہیں۔ سب اپنی اپنی حکومت کے وفادار ہیں۔ ہمارا دعویٰ ہے۔ کہ اسلام مختلف حکومتوں کے مسلمان باشندوں کو اسی اصول کی پابندی سکھاتا ہے۔ یہاں تک کہ آزاد مسلمانوں کو بھی کسی غیر اسلامی حکومت کے مسلمانوں کے معاملات میں دخل اندازی کرنے سے روکتا ہے۔ چنانچہ اسی اصول کو سہ روزہ "کوثر" اشاعت ۱۲ ارجنوری ۵۰ء صفحہ ۳ کالم ۱ کے آخر میں اس طرح پر زور الفاظ میں بیان کیا گیا ہے۔

"اگر ہمارے ملک کے ہمسایہ ملک میں ہمارے مسلمان قتل بھی کر دیئے جائیں۔ تب بھی ہم ان پر ہاتھ نہیں اٹھا سکتے۔"

اگر ہم چاہتے۔ تو مدیر کوثر کی طرح اس فقرے سے طویل فسانہ طرازی کر سکتے تھے۔ لیکن نہیں یہ اصول قرآن کریم کی سورہ انفال کی ان آیات سے مستنبط ہوتا ہے۔ جن سے ایک ٹکڑا علیحدہ کر کے مودودی صاحب نے اپنا نظریہ جبریہ گھڑا ہے اور جس کے متعلق ہم بار بار الفضل میں مطالبہ کر چکے ہیں۔ مگر اب تک جواب میں صدائے برنخاست کا سا عالم ہے۔

الغرض یہ اصول نص قرآنی سے ثابت ہے۔ کہ مسلمان جس حکومت کے سایہ میں رہنا پسند کریں۔ اس کے قانون کی پابندی کریں اور حتی الوسع امن کی فضا قائم رکھنے کے لئے حکومت سے تعاون کریں۔ اور اس کے انتظامی معاملات میں بے جا دخل اندازی نہ کریں۔ یہی اس ملک سے وفاداری کے معنی ہیں۔

اس عام اصول سے جو دوسرا قانون بطور نتیجہ پیدا ہوتا ہے۔ وہ یہ ہے کہ اگر ہم عارضی طور پر بھی کسی ملک میں جائیں۔ تو انسانیت کا بھی یہی تقاضا ہے کہ اس ملک کے قانون کی پابندی کریں۔ اور کسی طرح سے قانون شکنی نہ کریں۔ مثلاً اگر مدیر "کوثر" کسی کام کے لئے چند دن کے لئے دہلی جائیں۔ یا انڈین یونین کے کسی اور مقام پر جہاں مثلاً گائے کی قربانی قانوناً ممنوع قرار دی گئی ہو۔ تو آپ کو لازم ہے۔ کہ قانون شکنی نہ کرتے ہوئے گائے کی قربانی نہ صرف باز رہیں۔ بلکہ کوئی ایسا طریق بھی اس قانون کو ناجائز بنانے کے لئے اختیار نہ کریں۔ جس سے اس ملک میں فتنہ و فساد کا باب وا ہوتا ہو۔ دوسرے لفظوں میں اگر کوئی مسلمان کسی غیر اسلامی حکومت میں عارضی طور پر بھی جائے۔ تو اسلام کے نزدیک اس کا فرض ہے کہ لوکل حکومت کے ساتھ وفاداری کرے اور کوئی کام ایسا نہ کرے۔ جو اس حکومت کے خلاف ہو۔ عقلاً بھی ہر سمجھ بوجھ کا انسان سمجھ سکتا ہے کہ اگر اس اصول کی پابندی نہ کی جائے۔ تو ایک دوسرے ملک میں آمد و رفت ہی بند ہو جائے۔ کیونکہ کوئی حکومت یہ برداشت نہیں کر سکتی۔ کہ عارضی طور پر بھی اس میں آنے والے اس کے خلاف بغاوت یا نفرت کے جراثیم پرورش کریں۔ ورنہ دنیا کا تمام کاروبار رک جائے گا۔ اور خود اسلام کی اشاعت کو اس سے سخت نقصان پہنچنے کا احتمال پیدا ہوتا ہے۔

افسوس ہے۔ کہ اتنی سیدھی سی بات کو بھی ہمارے نام نہاد اسلامی جماعت کے ارکان سمجھنے سے قاصر ہیں۔ یا اگر سمجھتے ہیں۔ تو نہایت بددیانتی سے احمدیت دشمنی کی وجہ سے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کے پیغام کو ایسی صورت میں پیش کر رہے ہیں۔ کہ جس سے احمدیت کے خلاف پاکستانیوں کے دلوں میں جذبہ نفرت پیدا ہو۔ کیا اس کا نام اصول پرستی ہے۔ اور کیا یہی اقامت دین کی وہ دعوت ہے۔ جو وہ مسلمانوں کو دے رہے ہیں۔ جس کا اتنا ڈھنڈورا پیٹا جاتا ہے۔ کہ سننے والوں کے کان بھی سن سن کر شل ہو گئے ہیں۔

دیانت تو یہ تھی۔ کہ ہماری تشریح کے بعد "کوثر" اصولی بحث کرتا۔ اور ہمارے اصول کی غلطیاں قرآن کریم اور حدیث کی روشنی میں بتلاتا۔ مگر اس طرف سے اپنا راستہ مسدود دیکھ کر محض الزام تراشی اور منافرت انگیزی کی طرف مائل ہو گیا ہے۔ چنانچہ لکھتا ہے:۔

"اس کے تو یہ معنی ہیں۔ کہ قادیانی جماعت قادیان جانا پاکستان میں آباد رہنے سے بہتر سمجھتی ہے۔ اور وہ آج بھی گئی اور کل بھی گئی۔ اس صورت میں غور طلب مسئلہ یہ ہے۔ کہ پاکستان کے در و بست وزارت خارجہ پاکستانی سفارت خانوں اور فوجی عہدوں میں اسکو جو غیر معمولی دسترس اسوقت حاصل ہے۔ اور اسکی وجہ سے جو معلومات اس کے قبضہ میں آ رہی ہیں۔ اس کا کیا استعمال ہوگا۔ کیا اپنے مذہبی عقیدے کی بناء پر پاکستان سے چلے جانے اور ہندوستان کی حدود میں آباد ہو جانے کے بعد قادیانیوں کی وفاداری کا یہ تقاضا نہیں ہوگا۔ کہ وہ ان جملہ معلومات کو ہندوستان کے حق میں استعمال کریں۔ اور پاکستان کے خلاف۔"

اس کو کہتے ہیں بات کا بتنگڑ بنانا۔ کوثر کے مدیر محترم سب لوگوں کو اپنے جیسا ہی سمجھتے ہیں۔ اور آپ کے خیال میں احمدی کوئی مذہبی جماعت نہیں۔ بلکہ محض ایک غداروں کا گروہ ہے۔ جس کا کام ہے کہ تمام دنیا کے ممالک میں پھیل کر ایک ملک کی دوسرے کے خلاف جاسوسی کرتے پھریں۔ ایک ملک کے رازوں پر دسترس حاصل کر کے دوسرے ملک میں چلے جائیں۔ اور ان کی من مانی قیمت حاصل کریں۔ اسلامی اصول وفاداری کی جو نص قرآنی سے ثابت ہے۔ کیسی اچھی ایجاد بندہ اگرچہ گندہ قسم کی توجیہ ہے وہ سمجھتے ہیں کہ چونکہ وہ خود اسلامی قانون کی آڑ میں اغیار کی اغراض کے مد نظر پاکستان میں فتنہ و فساد کی فضا برپا کرنے میں منہمک ہیں۔ اس لئے احمدی بھی ہو نہ ہو دنیا کے کناروں تک اسلام کا جھنڈا سربلند کرنے کے لئے نہیں بلکہ محض عظیم الشان جاسوسی تانا بانا بننے کے لئے پھیل گئے ہیں۔ ؏

تفو بر تو اے غدر و طغیاں تفو

احراری جتھے کے ساتھ شیر و شکر ہونے والے۔ پاکستان کے علی الرغم نوجوں میں پراپیگنڈا کرنے والے پاکستان کے راستہ میں سد سکندری کھڑا کرنے کے لئے ایڑی چوٹی کا زور لگانے والے اور جب انتہائی مخالفت کے باوجود وہ معرض وجود میں آ گیا۔ تو اسکو اپنے باوا جی کی ورثہ سمجھکر اپنی ملکیت واحد جتانے والے اور اسلامی نظام کے نعروں کے پردے میں اغیار کے اشاروں پر اسکی جڑیں اکھاڑنے کی کوشش کرنے والے اور انار کی پھیلانے کے ارادے سے صالحیت کا ڈھونگ رچانے والے دماغوں میں دوسروں کے متعلق بدظنی پھیلانے کے مواقع تلاش کرنے کے سوا اور کیا آ سکتا ہے۔

مولانا! پاکستان کے عوام اور پاکستان کے حکام احراریوں کی رگ رگ کی طرح آپ کی رگ رگ کو بھی خوب جانتے پہچانتے ہیں۔ ان کی نوک فراست بات کے جگر میں پہنچنے کی غیر معمولی تیزی رکھتی ہے۔ صالحیت کے ڈھونگ کا پس منظر اب ایک راز آشکارا ہے۔ اپنے آپ کو فریب نہ دیں۔ ؏

من خوب می شناسم پیران پارسا را

ہر مسلمان کی زبان حال پر ہے وہ جانتے ہیں کہ کون جاسوس اور کون غدار ہے۔ آپ دوسروں پر خاک اڑا کر اپنے کوڑھ کو نہیں چھپا سکتے۔

کچھ ربوہ کے بارے میں

کل کے "نوائے وقت" میں کسی لائلپوری پاکستانی کے نام سے ایک مراسلہ "کچھ ربوہ کے بارے میں" کے زیر عنوان شائع کیا گیا ہے۔ عبارت سے تو ایسا معلوم ہوتا ہے۔ کہ یہ مراسلہ لائلپور سے بھی بہت پرے کا ہے۔ ہمیں اس کا تفصیلی جواب دینے کی ضرورت نہیں۔ کیونکہ یہ آپ ہی اپنی تردید ہے۔ اور نہایت دور از قیاس اوہام اور شکوک پر مبنی ہے۔ صاحب مراسلہ فرماتے ہیں:۔

"ہم کسی کی نیت پر حملہ نہیں کرتے۔ ہم مانتے ہیں کہ پاکستان میں موجود احمدی پاکستان کے وفادار ہیں۔ مگر اس بات کی کیا ضمانت کہ آئندہ کسی وقت بھی کوئی ایسا فتنہ یہاں پرورش نہیں پا سکے گا۔"

یہ دلیل اسی قسم کی ہے۔ جیسے کہ کوئی کہے۔ کہ نوائے وقت کے ہمسلک والے مانا کہ آجکل بڑے پکے مسلم لیگی ہیں۔ لیکن اسکی کیا ضمانت ہے۔ کہ کل کلوتر وہ احراری نہ ہو جائیں گے۔ اس لئے ان کا ایسے ذمہ داری کے عہدہ پر رہنا خطرے سے خالی نہیں۔

ہم کہتے ہیں کہ یہ ممکن ہے۔ کہ کوئی بڑے سے بڑا لیگی کل کو احراری ہو جائے۔ اور یہ بھی ممکن ہے۔ کہ نوائے وقت کبھی احراریوں اور افغانستان کے حق میں لکھنے لگے۔ مگر یہ ناممکن ہے کہ ایک احمدی احمدی بھی رہے اور حکومت کا کسی وقت وفادار بھی نہ ہو۔ کیونکہ احمدیت کے نزدیک حکومت کی وفاداری کوئی سیاسی چال نہیں ہے۔ بلکہ اس کے نزدیک یہ اسلامی فرض ہے۔ بغاوت اور غداری تو بڑی چیز ہے۔ احمدیت حکومت کے خلاف اپنے جائز حقوق منوانے کے لئے ہڑتال کو بھی حرام قرار دیتی ہے۔ وہ ہر غیر آئینی طریق کو خلاف ایمان اور ناجائز سمجھتی ہے۔ اس لئے اسکی طرف سے کبھی کسی فتنہ و فساد کا سوال پیدا ہی نہیں ہو سکتا۔ مراسلہ ... مراسلہ نگار کے اوہام کا پلندہ ہی نہیں۔ بلکہ اسکی اس ذہنیت کو بھی بے نقاب کرتا ہے۔ جو وہ اپنے مندرجہ ذیل الفاظ کے پیرایہ میں چھپانا چاہتا ہے:۔

"میں احمدی نہیں ہوں۔ مگر اس خط کا محرک صرف احمدیت کی مخالفت کا جذبہ نہیں۔ بہت کچھ اور وجوہ بھی ہیں۔"

مراسلہ نگار کا وہم ہے کہ احمدیوں کی آبادی انتظامی لحاظ سے بھی ... پاکستان کے لئے مصیبت ہوگا۔ حالانکہ حقیقت اس کے الٹ ہے۔ قادیان میں احراریوں کو فتنہ و فساد برپا کرنے کا اس لئے موقعہ ملتا تھا۔ کہ وہاں احمدیوں کے سوا دوسرے مسلمان بھی آباد تھے۔ جن کا سہارا ان کو مل جاتا تھا۔ جماعت احمدیہ کی کوئی سیاسی پالیسی نہیں۔ محض ایک تبلیغی جماعت ہے۔ اور علی الدوام امن کی حامی ہے۔ اور اپنے تبلیغی کام میں دوسروں کی مذہبی دخل اندازی کو اپنے نصب العین کے منافی سمجھتی ہے۔ اور الگ تھلگ رہ کر اپنی تبلیغی مہم باحسن طریق جاری رکھنا چاہتی ہے ... اس میں کیا حرج ہے۔ دنیا میں کئی ایسے شہر ہیں۔

جلسہ سالانہ عام کوائف:-

ربوہ کی وادی غیر ذی زرع میں "جل تھل" کا ایمان افروز نظارہ

رہائش آب رسانی اور دیگر انتظامات کا تفصیلی جائزہ

(۲)

(از قلم نامہ نگار خصوصی)

رہائش کا مسئلہ

دوسرا بڑا مرحلہ رہائش کا تھا کہ جاڑے کے موسم میں پچیس تیس ہزار مہمانوں کو ٹھہرانے کا کیا انتظام کیا جائے۔ اس کے لئے عارضی بیرکس تعمیر کرنے کا فیصلہ کیا گیا۔ لیکن عین آخیر وقت میں پتہ چلا کہ کچی اینٹیں حسب ضرورت مہیا نہیں ہو سکتیں۔ اس پر حضور ایدہ اللہ تعالےٰ نے اخراجات کی پرواہ نہ کرتے ہوئے پانچ لاکھ پکی اینٹ۔ جس کی لاگت ۱۵ ہزار روپے بنتی تھی۔ استعمال کرنے کی اجازت دی۔ اور فرمایا دوسرے کاموں کے مقابلہ میں مہمانوں کا آرام بہرحال مقدم ہے۔ بیرکس کو فوراً مکمل کیا جائے۔ چنانچہ مکرم عزیز احمد صاحب ناظر اعلےٰ کی مسلسل تگ و دو اور دن رات کی محنت شاقہ کے نتیجہ میں جلسہ شروع ہونے سے قبل دو سو بیرکس بن کر تیار ہوگئیں۔ جن میں پندرہ ہزار افراد بآسانی قیام کر سکتے تھے۔ اس کے علاوہ ۵۳۵ عدد خیموں اور چھولداریوں کا بندوبست کیا گیا۔ جنہیں ایک خاص انتظام کے ماتحت نہایت سلیقے سے نصب کیا گیا تھا۔ ان خیموں میں پانچ ہزار افراد نے قیام کیا۔ اس کے علاوہ صدر انجمن احمدیہ کے دفاتر اور شہر کے مکانوں میں بھی مہمان ٹھہرے رہے۔ حضور ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی تحریک پر بہت سے احباب خیموں کا سامان اپنے ہمراہ لائے تھے۔ چنانچہ انہوں نے بھی اپنے علیحدہ خیمے نصب کر کے رہائشی انتظامات میں انجمن کا ہاتھ بٹایا۔ اس طرح تیس ہزار افراد کی رہائش مندرجہ ذیل طریق پر عمل میں آئی:-

فرودگاہ	تعداد مہمانان
۲۰۰ عدد بیرکس	۱۵۰۰۰
۵۳۵ خیمے اور چھولداریاں	۵۰۰۰
صدر انجمن کے دفاتر اور مکانات	۵۰۰۰
مضافات	۵۰۰۰

عورتوں کی رہائش کا انتظام علیحدہ کیا گیا تھا۔ چنانچہ چار ہزار عورتوں کو سو عدد خیموں اور نصرت گرلز ہائی سکول اور اس کے توسیع شدہ احاطے میں ٹھہرایا گیا۔ عورتوں کے خیموں کے گرد کی بہ زمین تعمیر کر کے پردے کا انتظام کر دیا گیا تھا۔ یہاں قادیان کی نرم و گرم کھیس تو مہیا نہ ہو سکی۔ لیکن خیموں اور بیرکوں میں بچھانے کے لئے "دب" کافی مقدار میں مہیا کر دی گئی جس سے مہمانوں نے کافی آرام اٹھایا۔

آب رسانی

ربوہ کے بے آب و گیاہ میدان میں جو اردگرد کی عام سطح زمین کی نسبت ۲۳ فٹ زیادہ بلند ہے تیس ہزار انسانوں کے لئے پانی مہیا کرنا کوئی آسان کام نہیں۔ گذشتہ سال اس سلسلے میں دس ہزار روپیہ خرچ کرنے کے باوجود سخت دقتوں کا سامنا کرنا پڑا تھا۔ جتنے بھی نلکے لگائے گئے تھے اول تو ان کا پانی بدذائقہ نکلا اور جب ڈاکٹروں کو دکھایا گیا تو انہوں نے اسے پینے کے ناقابل قرار دیتے ہوئے کہا اس پانی میں زہریلے اثرات موجود ہیں۔ اور اس کا استعمال انسانی صحت کے لئے مضر ہے اسی لئے گذشتہ جلسہ سالانہ پر ساڑھے سات میل کے فاصلے سے ٹینکروں کے ذریعہ پانی منگوایا جاتا رہا اور اس طرح مصارف کثیر کے بعد بھی پانی بافراط مہیا نہ ہو سکا۔

زندہ خدا کا زندہ نشان

اس مرتبہ بھی خیال تھا۔ کہ انہی دقتوں سے دوچار ہونا پڑے گا۔ لیکن اس خدائے ذوالجلال نے ربوہ کی بے آب و گیاہ وادی کو مقام ابراہیم کی ایک نئی تجلی کے لئے چنا ہے۔ وہاں "چشمہ رواں" کی شکل میں پانی مہیا کر کے ایک عظیم الشان نشان ظاہر فرمایا۔ جسے ہزارہا انسانوں نے اپنی آنکھوں سے دیکھا اور گواہی دی کہ اس "جل تھل" میں واقعی خدا کا زندہ نشان ظاہر ہوا ہے۔ گذشتہ جلسہ سالانہ کے بعد جو ماہ اپریل ۱۹۴۹ء میں منعقد ہوا تھا۔ خدا تعالےٰ نے سیدنا حضرت المصلح الموعود ایدہ اللہ الودود کو اطلاع دی تھی۔ کہ تیری ہی دعاؤں کے طفیل اسی سرزمین میں جو عرصہ دراز سے پانی کے قطرے قطرے کو ترس رہی ہے۔ ایسے سامان مہیا کئے جائیں گے کہ پانی بافراط میسر آنے لگے گا۔ سو الحمد للہ کہ انہی انسانوں نے اپنی آنکھوں سے اس خوشخبری کو من وعن پورے ہوتے دیکھا جنہیں آج سے آٹھ ماہ قبل الہام کے کانوں نے سن کر ... بات کی تمنا کی تھی کہ خدا ان کو یہ نظارہ دیکھنے کی سعادت بخشے

گذشتہ جلسہ کے بعد ۲۱ اپریل کو ربوہ سے لاہور واپس آتے وقت حضور ایدہ اللہ تعالےٰ پر کشفی حالت طاری ہوئی۔ جس میں حضور نے دیکھا کہ آپ خدا تعالےٰ کو مخاطب کرتے ہوئے یہ شعر پڑھ رہے ہیں۔

جاتے ہوئے حضور کی تقدیر نے جناب\
پاؤں کے نیچے سے میرے پانی بہا دیا

چنانچہ حضور نے لاہور پہنچنے پر ۲۲ اپریل کو مسجد احمدیہ بیرون دہلی دروازہ میں جو خطبہ ارشاد فرمایا اس میں اس شعر کا ذکر کرتے ہوئے اعلان کیا:-

"پاؤں کے نیچے سے مراد یہ ہے کہ خدا تعالےٰ نے مجھے اسمٰعیل قرار دیا ہے جس طرح وہاں اسمٰعیل علیہ السلام کے پاؤں رگڑنے سے پانی بہ نکلا تھا اسی طرح خدا تعالےٰ یہاں میری دعاؤں کی وجہ سے پانی بہا دے گا۔ یہ ایک محاورہ ہے جو محنت کرنے اور دعا کرنے کے لئے استعمال ہوتا ہے۔ ہم نے اپنا پورا زور لگا دیا کہ تا ہمیں پانی مل سکے لیکن ہم اپنی کوششوں میں کامیاب نہ ہوئے۔ اب خدا تعالےٰ نے میرے منہ سے یہ کہلوایا ہے کہ پانی صرف تیری دعاؤں کی وجہ سے نکلے گا ہم نہیں جانتے کہ یہ پانی کب نکلیگا اور کس طرح نکلے گا۔ لیکن بہرحال یہ الہامی شعر تھا۔ جس سے معلوم ہوتا ہے کہ خدا تعالےٰ کوئی نہ کوئی صورت ایسی ضرور پیدا کر دیگا جس کی وجہ سے وہاں (ربوہ میں) پانی کی کثرت ہو جائے گی۔ انشاء اللہ تعالےٰ۔

اس شعر میں "حضور" اور "جناب" دو لفظ اکٹھے کہے گئے ہیں۔ جو عام طور پر اکٹھے استعمال نہیں ہوتے۔ لیکن چونکہ یہاں ادب کا پہلو مراد ہے اس لئے یہاں "آپ" کے لفظ کی بجائے حضور اور جناب کے الفاظ استعمال ہوئے ہیں۔ "بہانے" سے مطلب یہ ہے کہ پانی وافر ہو جائے گا۔ اللہ تعالےٰ ہی بہتر جانتا ہے کہ یہ الہام کس رنگ میں پورا ہوگا۔ ممکن ہے ہمیں نہر سے پانی مل جائے یا دریا سے پانی لے لیا جائے یا ہمیں کوئی اور جگہ مل جائے جہاں پانی ہو اور اس وقت تک ہمیں اس کا علم نہ ہو بہرحال یہ نہایت ہی خوشکن الہام ہے۔ اور یہ الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ایک الہام کی تائید کرتا ہے جو یہ ہے کہ **یخرج همه وغمه دوحة اسماعیل** (تذکرہ ص ۵۲۹)

یعنی خدا تعالےٰ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے غم و فکر اور دعاؤں کی وجہ سے ایک اسماعیلی درخت پیدا کریگا وہ دوحہ اسماعیل میں ہی ہوں"

(الفضل ۱۸ اگست ۱۹۴۹ء)

خدا تعالےٰ کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ پانی کی سخت قلت کے بعد گذشتہ جلسہ کے اختتام پر اس نے جو خوشخبری دی تھی۔ وہ اس جلسہ پر نہایت شان و شوکت کے ساتھ پوری ہوئی۔ اسی بنجر زمین میں سے نہ صرف پانی نکلا بلکہ میٹھا پانی نکلا اور اس افراط سے نکلا کہ جلسہ پر آنے والے تیس ہزار انسانوں کی ضروریات بآسانی پوری ہوتی رہیں۔ اور پھر نکلا بھی عین اس جگہ کے قریب جو پہلے سے پاس شدہ نقشہ کے مطابق حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کے مکان کے لئے مخصوص ہے۔ گویا پانی نکلا بافراط نکلا اور عین حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کے قدموں کے نیچے سے نکلا۔ الحمد للہ۔ الہام کا ایک ایک لفظ نہایت شان سے پورا ہوا۔ اور محض ایک "ٹیوب ویل" جو حال ہی میں کھودا گیا تھا۔ جلسے کی ضروریات کے لئے لاکھوں گیلن پانی مہیا کرتا رہا۔ اور ٹینکرات کی قطعاً ضرورت پیش نہ آئی کہ ساڑھے سات میل کے فاصلے سے پانی لانے کی مشقت برداشت کی جائے۔ پانی کی افراط کا اندازہ اس امر سے بخوبی لگایا جا سکتا ہے کہ عام ضروریات کے علاوہ سڑکوں پر صبح شام چھڑکاؤ بھی اسی پانی سے ہوتا رہا کہ تا آمدورفت کی کثرت کے باعث گرد و غبار کے اٹھنے والے بادل ایک حد تک دبے رہیں۔

(باقی)

ترسیل زر اور انتظامی امور کے متعلق مینیجر الفضل کو لکھیں۔ نہ کہ ایڈیٹر کو۔

خدام الاحمدیہ کی مساعی!

ماہ نومبر ۱۹۴۹ء کی کارگزاری کا خلاصہ

۱۹۴۳ء سے ۱۹۴۷ء تک مجلس مرکزیہ کی طرف سے بیرونی مجالس کی رپورٹوں کا خلاصہ الفضل میں اس لئے شائع کیا جاتا رہا ہے۔ کہ تا دوسری مجالس کو اپنے ماحول کے مطابق کام کرنے کے مختلف طریقوں کا علم ہو سکے۔ مجالس ایک دوسرے کے طریق کار سے واقف ہوں۔ سست مجالس کو کام کرنے کی تحریک ہو۔ اور رپورٹ میں اپنی مجلس کا نام نہ دیکھ کر مقامی خدام میں بھی یہ احساس پیدا ہو جائے کہ اب تک ان سے غفلت ہوئی۔ آئندہ کے لئے وہ بھی نئے عزم اور ارادوں کو لیکر کام شروع کریں۔ اور گذشتہ غفلت کی تلافی کریں۔ ایک دوسرے سے سبقت حاصل کرنے کی روح پیدا ہو۔

درمیان میں بعض ناموافق حالات کی وجہ سے اور کچھ اس وجہ سے بھی کہ ہمارے پرانے تجربہ کار منتظمین ایک ایک کر کے بیرونی ممالک میں اپنی ان خدمات کو سنبھالنے کے لئے تشریف لے گئے۔ جن کے لئے انہیں خدام الاحمدیہ میں عملاً تربیت دی جا رہی تھی۔ رپورٹ شائع کرنے کا سلسلہ عارضی طور پر رک گیا۔ مجالس کی طرف سے بھی رپورٹیں بہت ہی کم تعداد میں آنے لگیں۔ جو اتنی مختصر تھیں کہ ان کی اشاعت بظاہر مفید نہ تھی۔

اب جبکہ مجلس خدام الاحمدیہ نے ایک نئے دور میں قدم رکھا ہے۔ جب کہ مجلس خدام الاحمدیہ کی صدارت سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے ذمہ لے کر ایک طرف نوجوانوں کے حوصلوں کو بلند فرمایا ہے اور دوسری طرف نوجوانوں کے سپرد ایک بہت بڑی ذمہ داری فرما دی ہے مجلس مرکزیہ کی طرف سے بیرونی مجالس کی رپورٹوں کا خلاصہ شائع کرنے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔ اور اس کی پہلی قسط کے طور پر ماہ نومبر ۴۹ء کی مختصر رپورٹ پیش خدمت ہے۔

یہ رپورٹ بہت ہی مختصر ہے۔ اور صرف چند مجالس کی مساعی کا خلاصہ ہے۔ لیکن امید ہے کہ وہ مجالس جن کا ذکر اس رپورٹ میں نہیں آیا وہ بھی اس طرف متوجہ ہونگی۔ اور اپنی مساعی سے دفتر مرکزیہ کو ہر ماہ کی دس تاریخ تک آگاہ کر دیا کریں گی۔ تا دوسری مجالس بھی ان کے تجربات سے فائدہ اٹھا سکیں۔ رپورٹ بھجواتے وقت اس بات کا خیال رکھنا ضروری ہے۔ کہ کام خواہ تھوڑا ہو یا زیادہ اس کا ذکر معین اعداد و شمار کے ساتھ آنا چاہیئے۔ یہ لکھنا کہ بعض افراد کو تبلیغ کی گئی۔ چند بیواؤں کی خدمت کی گئی وغیرہ کافی نہیں۔ بلکہ معین تعداد کا ذکر ہونا ضروری ہے۔

اس امید کے ساتھ کہ یہ مختصر سی رپورٹ دوسری مجالس کو منظم کرنے اور کام کا محرک ہو گی۔ اور ایسے مقامات کے نوجوانوں کے لئے جہاں مجلس قائم نہیں مجلس قائم کر کے کام کرنے کا باعث ہو گی۔ چند مجالس کی ماہ نومبر کی مساعی پیش کی جاتی ہیں۔

اپنے بزرگوں سے توقع ہے۔ کہ وہ نہ صرف اپنے نوجوان بیٹوں اور بھائیوں کو مجلس میں شامل کر کے ان کی تربیت کرنے میں مجلس مرکزیہ کا ہاتھ بٹائیں گے۔ بلکہ خود بھی نوجوانوں کی تربیت میں پوری دلچسپی لے کر مجلس مرکزیہ کو اپنے مفید مشوروں سے مستفیض فرمائیں گے۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء

(نائب معتمد خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

رپورٹ ماہ نومبر ۱۹۴۹ء

حلقہ الف ربوہ: خدمت خلق:- ایک مسافر عورت کا سامان اس کے گھر اٹھا کر پہنچایا گیا۔ ایک مسافر اور ایک غریب آدمی کو کھانا کھلایا۔

تعلیم:- تعلیم قرآن اور تعلیم نماز کی کلاسز جاری کیں۔ خدام درس حدیث اور کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام میں شامل ہوتے رہے۔

تربیت و اصلاح:- غیر حاضر خدام کو نمازوں میں حاضر کرنے کی کوشش کی جاتی رہی۔ اور بعض لڑکوں کو گانے سے منع کیا گیا۔

تبلیغ: اس مہینہ میں دو گروپ تبلیغ کے لئے کوٹ امیر شاہ اور چک نہم بھجوائے گئے۔

وقار عمل: تعلیمی کلاسوں کی وجہ سے دو دن ایک ایک گھنٹہ وقار عمل منایا گیا۔ جس میں ایک دن نالیوں کی صفائی کی گئی۔ اور دوسرے دن ریلوے لائن اور حلقہ الف کے درمیانی پل کی سرکنڈہ و روڑی ڈال کر مرمت کی گئی۔

متفرق: سرگودھا جلسہ پر ۲۳ خدام نے حفاظت خاص کے سلسلہ میں ڈیوٹی دی

محمود آباد جہلم:- سالانہ اجتماع سے واپس آنے پر تمام خدام کو سالانہ اجتماع کے حالات سنائے گئے۔ اور منظم ہونے کے لئے تلقین کی گئی۔ جلسہ سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم پر تمام خدام کی ڈیوٹیاں لگائی گئیں اور جلسہ کے انتظامات خدام نے سر انجام دیئے۔

تعلیم: حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی کوئٹہ والی تقریر کو عملی جامہ پہنایا جا رہا ہے۔ یعنی خدام نے قرآن شریف باترجمہ پڑھنا اور ناظرہ پڑھنا شروع کر دیا ہے۔ تمام خدام اور اکثر اطفال نے کلمہ شریف نماز۔ دعائے قنوت کا ترجمہ یاد کر لیا ہے۔

تربیت و اصلاح: ہر روز صبح طالب علم پڑھنے کے لئے مسجد میں جمع ہوتے ہیں۔

خدمت خلق:- کئی دنوں سے دریائے جہلم میں مہتر تمام محلوں کا کوڑا کرکٹ اٹھا کر کے پھینکا کرتے تھے۔ جس سے عوام کو کپڑے دھونے اور پینے کا پانی بھرنے سے تکلیف ہوتی تھی۔ اس لئے افسران کمیٹی کو اس طرف توجہ دلا کر اس تکلیف کو دور کیا گیا۔

ڈرگ روڈ کراچی:- اس مہینہ میں صرف ایک حلقہ نے ایک جلسہ کیا۔ سالانہ اجتماع کی رپورٹ جو بابو عبد القادر صاحب نے بھجوائی تھی۔ خدام کو پڑھ کر سنائی۔ ۳ کتب غیر احمدی احباب کو پڑھنے کے لئے دی گئیں۔ اور بعض غیر احمدی دوستوں کو تبلیغ کی گئی۔

وزیر آباد: تمام خدام کو ایک اجلاس میں جمع کیا گیا۔ اور ان کو تبلیغی پروگرام کی طرف توجہ دلائی گئی بجٹ تیار کیا گیا۔ اور بجٹ کے مطابق چندہ کی ادائیگی کی طرف توجہ دلائی گئی۔

سیالکوٹ شہر: سالانہ اجتماع سے واپسی پر تمام خدام کو جمع کر کے سالانہ اجتماع کے متعلق حالات سنائے گئے۔ اور ہدایت کی گئی۔ کہ ہر ایک خادم کو ایک نوٹ بک رکھنی چاہیئے۔ جس کا نام محاسبہ نوٹ بک ہو۔ جس پر وہ اپنی انفرادی کارروائی درج کرے

مال:- بجٹ کی تیاری کے لئے حلقہ جات کو توجہ دلائی گئی

تربیت و اصلاح: نمازوں میں حاضری کے لئے خدام کے والدین کو توجہ دلائی گئی ہے۔ بعض اوقات صبح بعض خدام کو جگایا جاتا ہے۔ ۷ خدام نے داڑھی رکھنے کا وعدہ کیا۔ جن میں سے چھ نے رکھ لی ہے۔

تعلیم:- ۵ خدام کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا مطالعہ کرتے رہے۔ دعوۃ الامیر۔ سیرت المہدی تفسیر کبیر۔ کشتی نوح۔ الفضل "احمدی غیر احمدی میں فرق" شمائل احمد۔ احمدیت کا پیغام

تبلیغ: انفرادی طور پر تبلیغ کی جاتی رہی۔ ۵ افراد تک پیغام حق پہنچایا گیا۔

کوئٹہ: تربیت و اصلاح: ہر اتوار بعد نماز مغرب ہوتے رہے ... خدام مختلف موضوع پر تقاریر کرتے رہے۔ بعد نماز ... تذکرہ کا درس ہوتا رہا۔

وقار عمل: ہر جمعہ مسجد احمدیہ کی صفائی کی جاتی رہی

تعلیم: قرآن کریم کلاسز لگتی رہی۔ ۳ پارے ترجمہ قرآن کریم پڑھایا گیا۔

منٹگمری: مال:- بجٹ تیار کیا جا رہا ہے۔

تبلیغ:- تین چار تبلیغی و تربیتی اجلاس مسجد احمدیہ میں منعقد ہوئے۔ انفرادی تبلیغ بھی جاری رہی۔ قائد مجلس کی تبلیغ سے بابو سعید احمد صاحب کو شرف بیعت حاصل ہوا۔

تعلیم:- ۲۰ اجلاس منعقد ہوئے۔ جن میں احادیث اور دیگر ملفوظات سلسلہ کا اعادہ کیا گیا۔ ان اجلاس میں ایک طفل نے ایک حدیث سنائی ۲۷/۱۱/۴۹ کو جماعت احمدیہ کی طرف سے ایک جلسہ منعقد کیا گیا۔ جس کے جملہ انتظامات فراہمی فرنیچر۔ انتظام سٹیج و ملاقات خدام کے ذمہ تھے۔ جسے خدام نے پوری مستعدی سے انجام دیا

لائل پور: تربیت و اصلاح:- ایک اجلاس منعقد کیا گیا۔ جس میں داڑھی رکھنے کی تلقین کی گئی۔ ۵ کالج کے طلباء نے داڑھی رکھنے کا وعدہ کیا۔ تفسیر کبیر اور تذکرہ کا درس ہوتا رہا۔

تبلیغ: تبلیغ کے لئے پانچ پانچ خدام کے ۶ گروپ بنائے گئے۔ چند دوستوں نے اگلے مہینے میں وقت دینے کا وعدہ کیا

وقار عمل: دو دفعہ وقار عمل منایا گیا۔ جس میں مسجد کی صفائی کی گئی۔

متفرق:- احمدیہ انٹر کالجیٹ ایسوسی ایشن کے ۲۲ ممبر ہیں۔ اس ماہ میں اس کے دو اجلاس ہوئے جن میں تقاریر ہوئیں۔

کلاسوالہ:- ایک اجلاس میں سابقہ تین ماہ کا چندہ ماہوار کی ادائیگی کے لئے خدام کو توجہ دلائی گئی اور تحریک جدید میں شمولیت کے لئے حضور کا ارشاد پڑھ کر سنایا گیا۔

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی قبولیت دعا کا نشان

احباب یہ خبر سن کر خوش ہونگے کہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی خاص توجہ اور دعاؤں کی طفیل میاں بشیر احمد صاحب امیر جماعت احمدیہ کوئٹہ اپنے مقدمہ میں باعزت بری کر دیئے گئے ہیں۔ الحمد للہ

اس اجمال کی تفصیل یہ ہے۔ کہ میاں بشیر احمد صاحب سول سپلائی میں بحیثیت ٹیکسٹائل آفیسر متعین تھے۔ مخالفین اور معاندین احمدیت کو ایک احمدی کا ایسے ذمہ دارانہ عہدہ پر متمکن ہونا ایک آنکھ نہ بھایا بالآخر وہ سازش کر کے ایک جعلی مقدمہ بنانے میں کامیاب ہو گئے۔ اور مقدمہ پولیس نے تیار کیا۔ اور مقدمہ ایک ایسے مجسٹریٹ کے ہاں دائر کیا۔ جو ذاتی طور سے بھی بغض و عناد احمدیت سے رکھتا تھا سات آٹھ ماہ مقدمہ اس کی عدالت میں رہا۔ اور وہ مقدمہ کو سنگین سے سنگین کرتا رہا

جس وقت امسال حضور خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کوئٹہ تشریف لائے۔ تو میاں صاحب نے مقدمہ کے کوائف سے حضور کو اطلاع دی۔ جسے سن کر حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے اپنی زبان معجز بیان سے فرمایا۔ کہ کوئی فکر کی بات نہیں۔ چنانچہ شروع دسمبر میں یکا یک حالات نے پلٹا کھایا۔ اور حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی زیر ہدایت انتقال مقدمہ کی درخواست دی گئی۔ آخر کار مقدمہ سب جج بہادر کے ہاں تبدیل ہو گیا یہ افسر نیک طینت تھے۔ پہلی پیشی پر ہی انہوں نے بھانپ لیا۔ کہ مقدمہ وغیرہ تو اصل میں ڈھونگ ہے چنانچہ ۲۸/۱۲/۴۹ کو دوسری تاریخ پر میاں صاحب کو باعزت بری قرار دیا۔ الحمد للہ

خدا تعالیٰ کریم نے ان مخالفین اور معاندین احمدیت کو خائب و خاسر قرار دیا۔ جو کہ امیر صاحب کو مبتلائے آلام دیکھ کر خوش ہوتے تھے۔

درخواست دعا:- برادرم نذیر علی صاحب ایک عرصہ سے بیمار ہیں۔ احباب ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرماویں

(دعا گو صفدر علی فلیمنگ روڈ لاہور)

تحریک جدید کی اہمیت اور غرض وغایت

(از محترمہ آمنہ بیگم صاحبہ بنت بھائی محمود احمد صاحب سیالکوٹ)

تحریک جدید کے دور اول کے آغاز کو نومبر ۱۹۴۹ء میں پورے پندرہ سال ہو گئے ہیں۔ تحریک کی ابتدا سے لیکر اب تک زمانہ جن مشکلات مصائب اور تنگیوں میں گذرا ہے۔ ان کے خیال سے اور پھر حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ کے جو مطالبات تحریک جدید کے ماتحت تھے۔ ان کو سامنے رکھ کر اگر ایک صاحب بصیرت انسان غور کرے۔ تو اس کو یقیناً ماننا پڑے گا یہ تحریک صرف انسانی کوشش کے ماتحت نہ تھی۔ بلکہ اس کے تحت میں تصرفات الٰہیہ مخفی تھے اور آئندہ پیش آنے والے ہنگامہ خیز واقعات کے مقابلہ کے لئے جماعت کو تیار کرنا مقصود تھا۔

تحریک جدید کی ابتدا ۱۹۳۴ء کے نومبر میں ہوتی ہے۔ اور یہ وہ زمانہ تھا۔ جب کہ دنیا میں امن و امان تھا۔ اور خصوصاً ہند میں بالکل سکون تھا۔ اور ہر چیز مثلاً خوراک لباس اور دیگر ضرورت کی چیزیں اتنی ارزاں تھیں۔ کہ آج وہ وقت خواب و خیال سا نظر آتا ہے۔ ایسے امن اور ارزانی کے دنوں میں اللہ تعالیٰ کا موعود خلیفہ اپنے متبعین کو آگاہ کرتا ہے کہ مصائب اور مشکلات کے دن بالکل قریب ہیں۔ اور پھر یہ کہ لباس خوراک وغیرہ چیزوں کی تنگی خصوصیت سے ہونے والی ہے۔ اس لئے وہ معمولی لباس اور سادہ خوراک استعمال کرنے کی عادت ڈالیں۔ ہاتھ سے کام کرنا سیکھیں۔ اپنے مکانوں پر ان کی زیبائش پر اور گھروں کے سامان اور فرنیچر پر زیادہ خرچ نہ کریں۔ اور پھر یہاں تک کہ بعض مطالبات پر پابندی اتنی ضروری سمجھی گئی۔ کہ ان پر عمل کرنے کے لئے جماعت سے عہد لئے گئے۔ اس وقت ایک سمجھدار اور ذی عقل انسان بھی یہ سوچے بغیر نہیں رہ سکتا تھا۔ کہ اتنی ارزانی کے دنوں میں جماعت کو تنگی میں مبتلا کرنا آخر کس مقصد کے ماتحت ہو سکتا ہے۔ لیکن خلیفۂ وقت کا حکم تھا۔ اس لئے بہرحال ماننا فرض تھا۔ اور یہی خیال تھا۔ جو عوام کے ذہن میں تھا

لیکن اس وقت اگر تمام واقعات کو ذہن میں دہرایا جائے۔ تو ایک مومن کے لئے کہ ۱۹۳۴ء کے بعد کے مشاہدات اور تحریک جدید کے مطالبات کس قدر زیادتی ایمان کا باعث ہو سکتے ہیں۔ وہی مطالبات جو محض ایک عام حکم معلوم ہوتے تھے۔ ان کی قدر اس وقت ہوئی۔ جب ہر انسان کو پہلے جنگ عظیم کی زبردست قحط سالیوں سے مقابلہ کرنا پڑا۔ پھر بعد میں تقسیم ہند کی وجہ سے آنے والے مصائب عظیم سے دوچار ہونا پڑا۔ جبکہ مالی روحانی اور جسمانی ہر قسم کے صدمات ایک دم [illegible] اس وقت خلیفۃ المسیح کے مطالبات کی

یہ کہ سادہ زندگی بسر کرو۔ زیادہ سامان کے پیچھے نہ پڑو۔ ہاتھ سے کام کرنے کی عادت ڈالو۔ قدر اور اہمیت معلوم ہوئی۔ اور ہر ایک کو اقرار کرنا پڑا کہ تحریک جدید کی غرض وغایت یہ تھی۔ کہ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو تنگیوں تکلیفوں اور مصائب کی سنگین چٹانوں کو عبور کرنے کا عادی بنانا چاہتا تھا۔ اس لئے اس نے اپنے موعود خلیفہ کے ذریعے اس کا اعلان اور مطالبات کروائے۔ کیونکہ جو آدمی کسی تکلیف کا عادی ہو۔ اس کے لئے اس کا اثر اور آزار کم ہوتا ہے۔ بہ نسبت اس کے کہ ایک اچانک صدمہ کا ہو سکتا ہے۔ مثلاً غالب بھی اپنے ایک شعر میں کہتا ہے

رنج سے خوگر ہوا انسان تو مٹ جاتا ہے رنج
مشکلیں اتنی پڑیں مجھ پر کہ آساں ہو گئیں

اس لئے میں کہوں گی۔ کہ تمام آنے والے واقعات اور حالات سے مقابلہ کرنے کے لئے اپنے متبعین کو تیار کرنا۔ اور قبل از وقت پیش آمدہ مصائب کو برداشت کرنے کے عادی بنانا اور اس کی مشق کروانا یہ صرف انسانی تدبیر نہیں ہو سکتا ہے۔

تو جو کچھ گذرا اور اب تک ہوا اس کا تحریک جدید کے مطالبات سے اتنا زبردست تعلق نظر آتا ہے کہ کوئی صاحب بصیرت انسان اس سے انکار نہیں کر سکتا۔ بلکہ یہی کہا جائے گا۔ کہ تحریک جدید اللہ تعالیٰ کے خاص فضل کے ماتحت ایک انعام تھا جو جماعت احمدیہ کو ملا۔ جس پر کاربند ہونا اللہ تعالیٰ کی رضاء کے علاوہ ان کی اپنی فلاح و بہبودی بھی تھی۔ اللہ تعالیٰ ہر مومن کو اس فضل سے حصہ لینے کی توفیق عطا کرے۔ جو ان کی دنیوی و اخروی کامیابی کا موجب ہے۔ اب نومبر ۱۹۴۹ء میں تحریک جدید کے سولہویں سال کی ابتدا تھی میں نے اپنے وعدہ کے ساتھ ہی سولہویں سال کا چندہ ادا کر دیا۔ اس وقت اچانک میرے دماغ میں پورے پندرہ سال کے واقعات اور مشاہدات گذر گئے۔ اور میرا دل اللہ تعالیٰ کے اس احسان پر کہ اس نے مجھے محض اپنے فضل و کرم سے پہلے سال سے لیکر سولہویں سال تک تحریک جدید کے مالی جہاد میں حصہ لینے کی بظاہر مسلسل توفیق عطا کی ہے۔ شکر و امتنان کے جذبات سے لبریز ہو گیا۔ الحمد للہ علیٰ ذالک۔

اس کے ساتھ ہی میں اپنے محترم والد صاحب کی بھی ممنون احسان ہوں۔ کہ وہ ابتدائے تحریک سے ہی اپنے تمام بچوں کے نام علیحدہ پیش کرتے رہے۔ اس کی دو وجوہات ان کے مدنظر تھیں۔ ایک تو یہ وہ بچپن سے ہی اولاد کے دل میں یہ جذبہ پیدا کرنا چاہتے ہیں۔ کہ ہر قربانی میں حصہ لینا ان کا فرض ہے دوسرے یہ کہ بڑے ہو کر بچوں کو تحریک سے محروم رہنے کا تاسف نہ ہو۔ بلکہ بڑھ کر حصہ لینے کا شوق پیدا ہو۔ پھر یہ بھی اللہ تعالیٰ کا خاص فضل ہے۔ کہ میرے سب بھائی بہن دور اول سے باقاعدہ شامل ہو رہے ہیں۔ اور بفضلہ پہلے سالوں سے ہر سال زیادتی کے ساتھ ادا کرتے ہیں۔ اور یہ امر خاص ابا جان کی ہدایت اور تلقین کے ماتحت ہے۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔

اور میں سمجھتی ہوں۔ کہ اولاد کے لئے سب سے زیادہ والدین کی تربیت ان کے خیالات اور جذبات ہی ایک ایسی چیز ہے۔ جو آئندہ ان کے دلوں میں قربانی اور اخلاص کی روح پیدا کر سکتی ہے۔

وما توفیقی الا باللّٰہ:۔

درخواست دعا

عزیزم شیخ نور احمد صاحب منیر مجاہد شام کئی روز سے ربوہ میں بیمار تھے۔ چنانچہ کل ڈاکٹری مشورہ کے ماتحت ان کو لاہور میں ایکسرے کرانے اور اپریشن کی غرض سے آج لاہور بھجوایا گیا ہے۔ احباب سے درخواست ہے کہ وہ اپنے خادم کی صحت یابی کے لئے دعا فرما کر ممنون فرمادیں۔ بہت بہت مہربانی ہوگی۔

(خاکسار شیخ محمد الدین مختار عام صدر انجمن احمدیہ)

بقیہ لیڈر صفحہ ۳ سے آگے

جو ایک ہی خیال اور فرقہ کے لوگوں نے آباد کئے ہیں۔ پھر خود یہاں گاؤں ہی نہیں۔ بلکہ علاقوں کے علاقے ایک ہی فرقہ سنی یا شیعہ یا اہلحدیث سے آباد ہیں۔ خود ربوہ کے اردگرد تمام علاقہ ہی شیعوں کا ہے۔ اسکی وجہ سے تو کوئی انتظامی دقت محسوس نہیں کی گئی۔ اور نہ خطرہ سمجھا گیا ہے۔ باقی شہر آباد کرنا یہ تو اپنی اپنی ہمت کی بات ہے۔ ابھی یہاں کئی وسیع قطعات پڑے ہیں۔ جو چاہے اپنا شہر آباد کر سکتا ہے۔ احمدیوں نے تو بلکہ ایک اچھی مثال قائم کر دی ہے۔ پناہ گزینوں کی آبادکاری کے لئے اس سے سبق حاصل کرنا چاہیئے تھا۔ بجائے تعریف کے اسکی مذمت تو نہایت عجیب سی معلوم ہوتی ہے۔ خاص کر ایسی جماعت کے خلاف جسکی امن پسندی اور حکومت سے وفاداری نہ صرف مثالی ہے۔ بلکہ دشمنوں کے طعن و تشنیع کا مورد ہے۔ پھر ایسے نازک دور میں ایک ایسی وفادار جماعت کے خلاف بے بنیاد اوہام و شکوک کی بنا پر منافرت پھیلانے کی کوشش کرنا تو بجائے خود نہایت مجرمانہ فعل ہے۔ اور پاکستان دوستی کے منافی ہے۔ خاصکر جبکہ دشمنان پاکستان کے ایجنٹ از سر نو تخریبی سرگرمیوں میں مصروف ہیں۔ ہمیں مراسلہ نگار پر اتنا افسوس نہیں۔ جتنا کہ معاصر کی اس بے احتیاطی پر ہے۔ کہ اس نے بلا سوچے سمجھے ایسا عجیب و غریب مراسلہ شائع کر دیا ہے۔ جو باعث فتنہ انگیزی ہو سکتا ہے۔ وہم کا علاج تو لقمان کے پاس بھی نہیں۔ لیکن اس سے دشمنانِ پاکستان کے ہاتھ ضرور مضبوط ہوں گے۔ ہم تو طوفانوں میں بھی پُر امن رہنے کی کوشش کریں گے۔ لیکن معاصر کو سوچنا چاہیئے۔ کہ پاکستان کے خلاف عناصر کو ہوا دینا خاص کر اس وقت کہاں تک مناسب ہے۔ اور جو خفیف سا فائدہ اس سے شاید مدنظر ہے۔ وہ اس نقصان سے کیا نسبت رکھتا ہے۔ جو ملک میں مذہبی تفرقہ انگیزی سے اسکو پہنچ سکتا ہے۔

درخواست دعا

میرا لڑکا نصیر احمد بعمر ۳ سال عام طور پر بیمار رہتا ہے۔ احباب اُن کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دردِ دل سے دعا فرما دیں
(خاکسار نذیر احمد گمٹی بازار لاہور)

خدا تعالیٰ کا عظیم الشان نشان

کارڈ آنے پر

مفت

عبداللہ الہ دین سکندرآباد دکن

درخواست دعا

میری والدہ ایک عرصہ سے بیمار ہیں۔ احباب دعائے صحت فرمائیں
(محمد داؤد سٹیشن ماسٹر گرو پ لاہور)

فوری ضرورت

ایک اکونٹنٹ اور ایک ٹائپسٹ کی فوری ضرورت ہے۔ خواہشمند اصحاب فوری طور پر متعلقہ کوائف کے ساتھ دفتر ہذا میں اپنی درخواستیں بھجوا دیں
وکیل التجارۃ جودھامل بلڈنگ لاہور

تاجر و صناع احباب

پاکستان انڈسٹریل اینڈ ٹریڈ ایگزی بیشن میں ہمارے سٹال پر مظاہر کے واسطے اپنی مصنوعات و دیگر اشیاء تجارت کے نمونے بھجوائیں۔
صرف پچاس روپے خرچ کر کے آپ بیسیوں گاہک پیدا کر سکتے ہیں۔ بیس ۲۰ جنوری تک نمونے ہمارے دفتر میں پہنچ جائیں
وکیل التجارۃ۔ جودھامل بلڈنگ لاہور

آپ کی آسائش کے لئے

نارتھ ویسٹرن ریلوے ایڈمنسٹریشن نے لاہور کے ہیڈ کوارٹر آفس میں شکایتوں کو جلد نپٹانے کے لئے ایک خاص سکشن مقرر کیا ہے

ریلوے جیسے عظیم ادارہ میں جو لاکھوں مسافروں کی آمد و رفت اور ہزاروں ٹن مال و اسباب کے نقل و حمل سے تعلق رکھتا ہے شکایتوں کا پیدا ہونا لازمی امر ہے۔ محکمۂ ریلوے چاہتا ہے کہ جو شکائتیں درپیش ہوں۔ اُن کی طرف جلد از جلد توجہ کیجائے۔ اور جہاں تک ممکن ہو اُن کا تدارک کیا جائے۔
پبلک کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ اپنی شکائتیں ابتداءً ڈویژنل سپرنٹنڈنٹوں کے پاس ارسال کر کے تعاون کریں۔ اگر معقول عرصہ کے بعد وہ محسوس کریں۔ کہ ان کی شکایت پر کماحقہٗ توجہ نہیں دی جا رہی۔ تو وہ براہِ راست مندرجہ ذیل افسر کو لکھیں

دی جنرل منیجر (شکایات) این ڈبلیو۔ آر
ہیڈ کوارٹر آفس ۔ لاہور

کیا کولمبو کانفرنس ٹوٹ رہی ہے؟

کولمبو ۱۲ جنوری۔ نزدیک ترین حلقوں میں تحقیقات کے باوجود یہ پتہ نہیں چل سکا کہ یہ اطلاع کیونکر گشت کر رہی تھی کہ نمائندے مقررہ وقت سے پہلے کولمبو سے روانہ ہو رہے ہیں۔ جس کی وجہ سے لنکا کے بعض اخباروں نے یہ خبر بھی شائع کر دی کہ کانفرنس "ٹوٹ رہی ہے"۔ پنڈت نہرو اتوار کو ہندوستان روانہ ہو جائیں گے۔ مسٹر ارنسٹ بیون کی روانگی کی تاریخ ابھی غیر متعین ہے۔ لیکن کسی بات سے اس کا پتہ نہیں چلتا کہ برطانیہ کے ہونے والے انتخابات میں امیدوار ہونے کی وجہ سے ان کی روانگی کی جو تاریخ مقرر ہو چکی ہے اس سے پہلے وہ چلے جائیں گے۔ مذاکرات کولمبو کے سلسلہ میں قیاس آرائی کرتے وقت یہ بدیہی حقیقت نظر انداز کر دی جاتی ہے کہ یہ کانفرنس محض تبادلہ خیالات کیلئے طلب کی گئی ہے اور خود کوئی فیصلہ نہیں کر سکتی۔ جو باتیں معلوم ہو سکی ہیں انکی بنا پر کہا جا سکتا ہے کہ مذاکرات اس سے زیادہ سرعت کے ساتھ طے ہو رہے ہیں۔ جتنی اکثر لوگوں کو توقع تھی۔ (رائٹر)

ایک گمشدہ لڑکا

ایک لڑکا نامعلوم الاسم بازار میں پھرتا پایا گیا۔ جسے پرانی انارکلی کے پولیس تھانہ میں پہنچا دیا گیا۔ اور بعد میں وہاں سے ۲۸ دسمبر کو گنگا رام رفیوجی ہوم میں داخل کیا گیا ہے۔ اس لڑکے کی عمر ۱۲ سال۔ چہرہ شگفتہ و بیاضہ۔ بال اور آنکھیں سیاہ اور سر کے بائیں طرف کے بال چہرے اور آنکھ پر پڑتے ہوئے بائیں آنکھ کو ڈھانپ رہے ہیں۔ جس سے چہرہ عجیب سا نظر آتا ہے لڑکے کے رشتہ داروں کو چاہیے کہ سپرنٹنڈنٹ گنگا رام رفیوجی ہوم لاہور سے ملیں۔

ایرانی وزارت مستعفی ہو گئی

طہران ۱۲ جنوری۔ آج ایرانی وزارت مستعفی ہو گئی۔ وزیر اعظم محمد سعید نے شاہ ایران کے نام اپنے مکتوب میں لکھا ہے کہ ملک کی موجودہ صورت حال کا تقاضا یہ ہے کہ نئی حکومت کا قیام عمل میں لایا جائے۔ سیاسی حلقے یہ توقع ظاہر کر رہے ہیں کہ محمد سعید یا سابق وزیر مالیات گلشائیاں نئی وزارت مرتب کریں گے۔ ... ردو بدل کیا تھا۔ گذشتہ ماہ نومبر میں انتخابات کی نگرانی کرنے والی کمیٹی نے یہ کہہ کر انتخابات کو منسوخ کر دیا تھا کہ بعض الیکشن آفیسر نااہل ہیں اور ووٹوں کے صندوقچوں کی عدم حفاظت کے علاوہ کئی دوسری بے قاعدگیاں بھی ہوئی ہیں۔

ڈھاکہ ۱۲ جنوری۔ گورنر جنرل پاکستان الحاج خواجہ ناظم الدین چاٹگام اور پہاڑی علاقوں کا دورہ ختم کرکے آج واپس ڈھاکہ پہنچ گئے۔

کفالتوں اور حصص کے انتقال پر پابندی ختم

لاہور ۱۲ جنوری۔ ہندوستان سے یہ اطلاع ملی ہے کہ ہندوستانی حکام ان لمیٹڈ کمپنیوں کے انتظام میں مزاحم ہو رہے ہیں۔ جن کے ہیڈ آفس پاکستان میں ہیں اور ان حکام نے مذکورہ کمپنیوں میں پاکستانیوں کے حصص پر منافع کی ادائیگی پر پابندیاں لگا دی ہیں۔ کسٹوڈین جائیداد متروکہ مغربی پنجاب نے بھی مغربی پنجاب میں تارکین کی کفالتوں اور حصص کے انتقال اور منافع کی ادائیگی پر اس قسم کی پابندیاں عاید کر دی تھیں۔ اس بارے میں مزید غور و خوض کرنے پر متذکرہ فیوڈ کو فی العذر ہٹایا جا رہا ہے اور توقع ہے کہ ہندوستانی حکام بھی اس کارروائی پر عمل کریں گے۔

لکھنؤ میں کرفیو آرڈر

لکھنؤ ۱۲ جنوری۔ کل رات لکھنؤ شہر کے ایک حصے میں کرفیو آرڈر لگا دیا گیا تھا جس کے دوران میں دو آدمیوں کے چھرا گھونپ کر انہیں ہلاک کر دیا گیا۔ یہ دونوں ریلوے سٹیشن کی طرف جا رہے تھے کہ ان پر نامعلوم اشخاص نے حملہ کر دیا۔

اپریل تک ۸۰ ہزار ٹن پٹسن برآمد ہو گی

ڈھاکہ ۱۲ جنوری۔ حکومت پاکستان نے اپریل کے اختتام تک ۸۰ ہزار ٹن پٹسن برآمد کرنے کے فیصلے کا اعلان کیا ہے۔ برطانیہ اور فرانس میں سے ہر ایک کو ۱۵ ہزار ٹن۔ روس کیلئے دس ہزار ٹن اور آسٹریلیا کیلئے دو ہزار ٹن کوٹا مقرر کر دیا گیا ہے۔

ڈاکٹر عبد الرحیم سکارنو ہندوستان جائیں گے

جوگجاکارتا ۱۲ جنوری۔ ہندوستان کی وزارت اطلاعات کے ایک ترجمان نے بتایا ہے کہ صدر جمہوریہ انڈونیشیا ڈاکٹر عبد الرحیم سکارنو جنوری کے آخری ہفتہ میں ہندوستان پہنچیں گے۔ معلوم ہوا ہے کہ ہندوستان کے بعد وہ پاکستان جائیں گے۔

صبح کی خبروں کے نشری اوقات

کراچی ۱۲ جنوری سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے کہ ۱۶ جنوری سے ریڈیو پاکستان لاہور اور ریڈیو پاکستان پشاور کی اردو خبروں کو سوا آٹھ بجے اور انگریزی خبروں کو ۸½ بجے ریلے کیا کریں گے۔ یہ تبدیلی عارضی ہے اور تبدیلی کی وجہ یہ ہے کہ موسم کی خرابی کی وجہ سے پشاور اور لاہور میں صبح ۷½ بجے خبریں اچھی طرح سنی نہیں جاتیں۔ ڈھاکہ اور کراچی میں خبروں کے وقت میں تبدیلی نہیں ہوں گے

(بقیہ صفحہ اوّل)

ایسی جگہ کا موجود ہونا نفسہٖ کوئی معمولی بات نہیں۔ یہ اسلام اور احمدیت کی صداقت کی ایک زبردست دلیل ہے کہ جہاں لاکھوں انسان گھر سے بے گھر ہو گیا اور ایک ایسا انقلاب آیا کہ گویا زمین زیر و زبر ہو گئی وہاں خدائے قادیان نے یہ گوارا نہ کیا کہ اس کے بھیجے ہوئے مسیح کی بستی جو اس زمانہ میں اسلام کی اشاعت کا مرکز قرار دی گئی ہے خدا اور اس کے رسول کے ذکر سے یکسر خالی ہو جاتی۔ ایک کمزور اور بے بضاعت جماعت کو جسے حقیر جانا گیا۔ خدمت اسلام کی یہ توفیق ملنا یقیناً انسانی تدبیر سے بالا ہے۔ اور اگر اس میں خدا تعالےٰ کا ہاتھ کام نہیں کر رہا تھا تو پھر وہ کونسی چیز تھی جو یہ نتیجہ پیدا کر گئی۔ یہ خدا کی وہی مشیت ہی تھی جس نے کہا۔ اے مقدس مقام! میرا مسیح تجھ میں آیا۔ میں نے تجھ کو تقدیس بخشی یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ تجھ میں سے ہی میرا اور میرے رسول کا نام بلند نہ ہو۔ پس ایسا ہی ظہور میں آیا۔ مسیح موعود علیہ السلام کے درویش آج وہاں دھونی رمائے بیٹھے ہیں اور خدا تعالےٰ اور رسول پاک صلے اللہ علیہ وسلم کے نام کو اس سرزمین میں بلند کر رہے ہیں جہاں ان کے سوا اور کوئی خدا اور اس کے رسول کا نام لیوا نہیں ہے

درویشان باصفا کی مصروفیات

قافلے کے قادیان پہنچنے اور درویشان باصفا سے ملنے کے درد انگیز مناظر بیان کرنے کے بعد مکرم شیخ صاحب نے درویشوں کی شب و روز عبادت اور ذکر الٰہی میں انہماک نے روح پرور واقعات کا بھی ذکر فرمایا۔ آپ نے کہا ان کا دنیا میں ایک ہی مشغلہ ہے اور وہ یہ کہ اپنا تمام وقت عبادت میں گذارنا اور راتوں کے سناٹوں میں خدا تعالےٰ کے حضور آہ و زاری کر کر کے عرش الٰہی کو ہلانا اور اسطرح تمام دنیا میں غلبۂ اسلام کے لئے نہایت درجہ عاجزی اور انکساری کے ساتھ دعائیں کرنا۔ درس قرآن مجید۔ احادیث نبویؐ اور کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مطالعے کا ذکر کرنے کے بعد آپ نے بتایا کہ ذکر و فکر ان کا اوڑھنا اور بچھونا ہے۔ ایک جنون کی سی کیفیت ہے جو ان پر طاری ہے اور جو انہیں ہر دم ذکر الٰہی میں مصروف رکھتی ہے۔ اس یقین سے ان کے دل لبریز ہیں کہ خدائی وعدے محکم اور اٹل ہیں۔ دنیا بدل سکتی ہے لیکن یہ نہیں ہو سکتا کہ خدائی وعدے پورے نہ ہوں۔ ایک ہی جذبہ ہے جس سے وہ سرشار ہیں اور وہ یہ کہ وہ نہ صرف مسیح پاک کی بستی کو جو اس زمانے میں احیاء اسلام کا مرکز قرار دی گئی ہے ذکر الٰہی سے آباد رکھیں گے بلکہ وہ اس علاقے کی فضاؤں اور آسمان کی وسعتوں کو خدا اور اس کے رسول کے نام سے معمور کرتے رہیں گے ایمان کامل اور یقین محکم کے طفیل انہیں خدا تعالےٰ کی طرف سے ایسی بے جگری اور بے باکی عطا ہوئی ہے کہ وہ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کے اس شعر کے حقیقی معنوں میں مصداق بن گئے ہیں۔

جو سچے مومن ہوتے ہیں خود موت بھی ان سے ڈرتی ہے
تم سچے مومن بن جاؤ اور خوف کو پاس نہ آنے دو

ان کے چہروں سے صبر و استغناء اور بشاشت ایمانی کے سوتے پھوٹ رہے ہیں اور یوں معلوم ہوتا ہے کہ یہ لوگ ایک نئی دنیا میں آباد ہیں۔ اگر اس وارفتگی و جنون اور انقطاع الی اللہ کا دسواں حصہ بھی ہمیں میسر آجائے تو نہ صرف ہماری بلکہ تمام دنیا کی کایا پلٹ جائے۔ مزید فرمایا بہشتی مقبرہ مسجد اقصےٰ مسجد مبارک۔ بیت الدعاء اور بیت الفکر میں اپنے مولا کے حضور آہ و زاری کے دلگداز نظارے بیان نہیں کئے جا سکتے میں تو صرف ان کا ایک دھندلا سا خاکہ ہی پیش کر سکتا ہوں۔ آپ لوگ خود اپنے تصور میں نقشہ لا کر خود اندازہ کر سکتے ہیں۔

ایک اور مثال

شیخ صاحب کی تقریر جو ایک گھنٹے تک جاری رہی۔ سکتے کے عالم میں نمناک آنکھوں اور کمال درجہ انہماک کے ساتھ سنی گئی۔ بعدہٗ صدر جلسہ مکرم مولوی محمد الدین صاحب سابق مبلغ امریکہ نے اپنی تقریر میں اس امر کی طرف توجہ دلائی کہ فلسطین میں بھی جماعت احمدیہ کے عرب افراد کو یہ سعادت نصیب ہوئی ہے کہ وہ گذشتہ انقلاب کے بعد جس میں دس لاکھ اعراب فلسطین وطن سے بے وطن ہو گئے کبابیر میں اپنی مسجد کو آباد کئے بیٹھے ہیں اور یہودیوں کے علاقے میں خدا اور اس کے رسول پاک صلے اللہ علیہ وسلم کا نام بلند کر رہے ہیں۔ آپ نے فرمایا یہ ایک زبردست خدائی نشان ہے کہ حال ہی میں دو جگہ زبردست انقلاب آیا اور دونوں ہی جگہ جماعت احمدیہ نے ایسا اعلےٰ نمونہ دکھایا کہ جس کی اور کوئی مثال موجود نہیں ہے۔ صاحب صدر کی تقریر کے اختتام پر دعا کے بعد جلسہ برخواست ہوا۔